علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون : بنک کاری

سطح : آئی کام/ایف اے

کوڈ : 347

مشق : 01

سمسٹر : بہار 2025ء

سوال نمبر1 بینکاری کی تعریف کریں نیز ملک کی معاشی واقتصادی ترقی میں مرکزی بنک کی اہمیت بیان کریں۔(20)

جواب:

بینکاری:

بینکاری تہذیب انسان کی ابتداء سے آج تک کسی نہ کسی شکل میں موجود رہی ہے آج سے تین ہزار سال قبل مسیح سمیریوں نے قرضے دینے کے ایک نظام کو فروغ دیا یہ قرضے اوائل میں قرضہ جات کی شکل میں تھے قرض دار اس قرض کو نقد یا جنس کی شکل میں ادا کر دیتا تھا۔ سمیری سونے اور چاندی کے ڈھلوں کو کرنسی کے طور پر استعمال کرتے تھے جن کی قیمت کا تعین وزن کے حساب سے ہوتا تھا اس لحاظ سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ سمیریوں نے ناپ تول کے ایک جامع نظام وضع کر لیا تھا جب ان کا کاروبار زیادہ وسیع ہو گیا تو انہوں نے قرض کے لین دین کے لیے باقاعدہ طور پر ادارے قائم کر لیے موجودہ دور کی بنکاری انہیں اداروں کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔

ارتقاء آزادی کے وقت پاکستان میں صرف 19 غیر ملکی بینکوں کی شاخیں موجود تھیں۔ بنکوں کی کمزور شاخیں موجود تھیں اور صرف دو پاکستانی بنک یعنی ''حبیب بنک'' اور ''آسٹریلیشیا بنک'' موجود تھے۔ غیر یقینی مستقبل نے لوگوں کے اعتماد کو مزید متزلزل کر دیا۔ تاہم حکومت نے 1947ء میں "Banking Companies Ordinance" نافذ کر کے بنکوں اور گاہکوں کے مفاد کو تحفظ دیا۔

آزادی کے بعد پاکستان میں بینکاری نظام نے بڑی تیزی سے ترقی کی ہے۔ بینکاری نظام بنک دولت پاکستان کی رہنمائی میں استحکام ہی نہیں بلکہ دوام بھی حاصل ہوا۔ بینکاری کے نظام کی بہتری معیشت کا ترقی کی منازل طے کرنا پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ تقسیم کے وقت بینکاری کی حالت ناگفتہ بہ تھی کیونکہ پاکستان کو تباہ شدہ بینکاری نظام ملا تھا۔ بینکاری ابتر حالات صرف بینکاری تک ہی محدود نہ تھے بلکہ ان کا اثر زندگی کے ہر شعبہ کو متاثر کر رہا تھا۔ جولائی 1948ء میں بنک دولت پاکستان کا قیام معرض وجود میں آیا جس سے امید کی کرن پھوٹی اور خزاں رسیدہ نظام بینکاری کو سرسبز وشاداب ہونے کا موقع ملا۔

"Imperial Bank of India" جو کہ "Reserve Bank of India" کا ایجنٹ ہے نے پاکستان سے اپنے تمام دفاتر بند کر دیے حتیٰ کہ حکومت پاکستان کی کفالتوں کی خرید وفروخت بھی ترک کر دی۔ مزید یہ کہ ہندوستانی حکومت نے پاکستان کے 75 کروڑ روپے دینے سے بھی انکار کر دیا۔ اب پاکستان کو اپنا نظام بینکاری قائم کرنے کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یکم جولائی 1948ء کو قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے مرکزی بنک ''سٹیٹ بنک آف پاکستان'' کا افتتاح کیا۔ جسے ملک میں تمام نظام بینکاری اور نوٹ جاری کرنے کا اختیار دیا گیا۔ بنک دولت پاکستان کے قیام کے وقت پاکستان میں جدولی بنکوں کی صرف 81 شاخیں موجود تھیں مگر ان کی حالت بھی ایسی تھی جس طرح جسم بغیر روح کے ہو جس چیز کو سب سے پہلے اہمیت دی گئی وہ بینکاری کی بحالی تھی۔ چار ماہ کے اندر اندر مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ اور بنک آف بہاولپور لمیٹڈ کو جدولی بنکوں فہرست میں شامل کیا گیا۔ نومبر 1949ء میں بنک دولت پاکستان نے حکومت سے ایک آرڈیننس کے تحت نیشنل بنک آف پاکستان کو قائم کروایا جو کہ بینکاری نظام کی توسیع وترقی اور شاخوں کے ذریعے تیزی سے پھیلنے کا پیش خیمہ بنا۔ جدولی بنکوں کی شاخوں کی تعداد اس قدر بڑھی کہ بینکاری میں پیدا شدہ خلاء 1960ء میں پورا ہو گیا۔

شماریات کے قواعد کی رو سے معلوم ہوتا ہے ستمبر 1977ء کے اختتام پر جدولی بنکوں کے دفاتر کی تعداد اندرون ملک 6147 اور بیرون ملک میں 70 تک پہنچ چلی تھی جبکہ جدولی بنکوں کی تعداد دو سے بڑھ کر 24 ہو چکی تھی۔ 1974ء میں تمام بنکوں کو ایک دوسرے میں مدغم کیا گیا اور نتیجتاً یہ ادغام پانچ بنکوں کی شکل اختیار کر گیا یعنی نیشنل بنک آف پاکستان، حبیب بنک لمیٹڈ، یونائیٹڈ بنک، مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ اور الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ۔ جب امانتوں اور اعتبار پر نظام پر نظر دوڑائی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جون 1960ء کے اختتام پر امانتوں کے مقدار 4487 کروڑ روپے اور بنکوں کیا اعتبار کی تعداد 3413 کروڑ روپے ہو چکی تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امانت دہندگان کی تعداد ستمبر 1977ء میں گیارہ لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی۔ مالی اداروں کے وجود میں آنے سے معاشی ترقی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

روز افزوں منازل طے کرنے لگی۔ موقع کی مناسبت سے ان مالی اداروں کا تذکرہ درج ذیل ہے:

ا۔ 1949ء میں پاکستان میں صنعتی مالیاتی کارپوریشن PIFC قائم کی گئی یہ کارپوریشن صنعت کیلئے سرمایہ فراہم کرتی تھی اسی کارپوریشن کی عمل انگیزی کیلئے 1957ء میں پاکستان صنعتی اعتبار سرمایہ کاری کارپوریشن PICIC معرض وجود میں آئی ۔ 2007ء میں CNIB Bank نے PICIC group کا کنٹرولنگ شیئر خرید لیا جس کے نتیجے میں PICIC group کے تمام ذیلی اداروں نے PICIC Insurance Co., PICIC Asset Management, PICIC Commercial Banks پر بھی کنٹرول حاصل کر لیا۔

۲۔ 1961ء میں PIFC کو صنعتی ترقیاتی بنک پاکستان IDBP میں تبدیل کر دیا گیا۔

۳۔ 1961ء میں زرعی ترقیاتی بنک ZTBL معرض وجود میں آیا۔ یہ بنک دراصل 1953ء میں قائم ہونے والی زرعی ترقیاتی کارپوریشن ADFC اور 1957ء میں قائم ہونے والے زرعی بنک زرعی بنک پاکستان ABP کے آپس میں انضمام کا نتیجہ تھا۔

۴۔ 1952ء میں تعمیر مکانات کی کارپوریشن HBFC قائم کی گئی۔ ۵۔ 1962ء میں نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ NIT قائم ہوا۔

۶۔ 1972ء میں پیپلز فنانس کارپوریشن PFC معرض وجود میں آئی۔

۷۔ ان مالی اداروں کے علاوہ انجمن ہائے امداد باہمی نے بھی اپنی بہتر کارگزاری کا مظاہرہ کیا۔

یہ بات فخر سے کہی جاسکتی ہے کہ پاکستان نے ہر شعبہ کی ترقی کا توازن قائم رکھنے کیلئے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق مالی اداروں کا قائم کیا۔ موجودہ دور میں بالخصوص بینکاری کی ترقی پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے جس سے ہر شعبہ سے متعلقہ زندگی میں برقی لہر دوڑ گئی ۔ اگر ترقی کی رفتار یہی رہی اور حکومت نے مالی اداروں کی اس طرح سرپرستی کی تو ہمارا ترقی پذیر ملک ترقی یافتہ ممالک کی صف اول میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 2 پاکستان اسلامی بینکاری نظام کے حوالے سے دنیا کی رہنمائی کر سکتا ہے؟ اس پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب۔

جب سناروں کا قرض دینے کا کاروبار ترقی پانے لگا تو انہوں نے زیادہ سے زیادہ امانتیں حاصل کرنے کے لیے سرمایہ داروں نے اپنی زایدہ سے زیادہ بچتوں کو سناروں کے پاس جمع کروانا شروع کر دیا تا کہ زیادہ سے زیادہ سود حاصل کیا جا سکے۔ جب سناروں کا کاروبار زیادہ وسیع ہو گیا تو انہوں نے قرض کے لین دین کے لیے باقاعدہ طور پر ادارے قائم کر لیے ۔ موجودہ دور کے بنک انہیں اداروں کی ایک ترقی یافتہ شکل کہلا سکتے ہیں۔

سود سے پاک اسلامی بنکاری۔ اسلامی بنکاری یا اسلامی بینکاری: ایسا بنکاری نظام جس میں تمام امور شریعت اسلامی کے مطابق انجا پذیر ہوں اور اسلامی معیشت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہو۔ اسلامی بنکاری نظام میں بنک میں امانت رکھنے یا قرض لینے کی صورت میں جو منافع کا لین دین ہوتا ہے اسے ربا اور سود سمجھا جاتا ہے، معاشی سرگرمی کا اکثر حصہ مشارکت اور مضاربت کے اصول کے تحت انجام پاتا ہے۔ اور مرابحہ کو بدرجہ مجبورا اختیار کیا گیا ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ دور کے اکثر اسلامی بنکوں میں مرابحہ کا نظام زیادہ رائج ہوا ہے۔ بیسویں صدی میں ستر کی دہائی کے اوائل میں سب سے پہلا اسلامی بنک دبئی میں قائم ہوا۔ پھر کئی اسلامی بنک وجود میں آگئے، جن میں فیصل اسلامی بنک، دبئی اسلامی بنک اور میزان اسلامی بنک انتہائی شہرت کے حامل ہیں۔

اسلامی بنکوں کی شرح

ملک میں رائج اسلامی بینکاری بھی عام بنکوں کی طرح نقصان کے خدشہ سے پاک نظام کے تحت چل رہی ہے۔ اسلام میں ایسے تجارتی معاملات کی اجازت نہیں دیتا جس میں صرف منافع ہی منافع ہو۔ اسلامی بینکوں میں رائج اجارہ اور مشارکہ سے بنکوں کا مقصد حقیقی اجارہ یا شراکت نہیں ہوتی بلکہ محض سرمائے کے لین دین کے ذریعے فائدہ کا حصول ان کا بنیادی مقصد ہوتا ہے اور یہ شرعی نقطہ نگاہ سے ہرگز جائز نہی ہے۔ جبکہ اسلامی بنیکوں میں مرابحہ اور اجارہ میں منافع کا تعین کا ئبور اور لائبور کے مطابق کیا جاتا ہے۔ جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر شرح سود کے پیمانے کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں

تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ اسلامی بینک عام بینکوں کی طرح ہے ان کی بنیکاری اسلامی معیشت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے اسلامی بینکوں میں کائبور اور لائبور کے شرح سود کو معیار کے طور پر سامنے رکھ کر منافع یا کرایہ کا تعین کیا جاتا ہے۔ جس سے اسلامی بنیکاری میں کافی شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔ جبکہ شریعت اسلامیہ ہمیں شبہات سے بچنے کی ترغیب دلاتی ہے۔ اسلامی بینکاری کے حوالے سے کام کرنے والے عرب اسلامی بنیکار ماہرین اقتصادیات بھی مروجہ اسلامی بنیکاری کے سودی ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں۔ لیکن اب تک ہمارے ملک میں اسے سود پاک بینکاری کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ جبکہ اسلام ہمیں ایسے امور کو ترک کرنے کا کہتا ہے جس میں شبہات پائے جاتے ہوں۔ تاہم یہ بات قابل حیرت ہے کہ تا حال ان شبہات کو دور کئے بغیر اب تک اسلام کا نام لے کر بینکاری کی جا رہی ہے۔

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آرڈر پر رابطہ کریں

قرضوں کالاءعمل۔

قرضے کی ادائیگی پر جرمانہ بھی شرع اعتبار سے جائز نہیں ہے۔اللہ تعالی نے ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے منع فرمایا ہے۔اسی لیے قرآن وحدیث میں ادائیگی یہاں تاخیر پر جرمانے کا کوئی تصور نہیں ملتا۔دنیا بھر کے علماءاور مجتہدین اس بات پر متفق ہیں۔اسی دلیل کی روشنی میں کسی بھی ایسے معاہدے میں شامل ہونا جائز نہیں جس میں تاخیر پر جرمانہ لگایا جائے۔ محض اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے کوئی بھی بینک اسلامی نہیں ہو جاتا بلکہ لین دین اور تجارت سے متعلق اسلامی اصطلاحات کوان کے شرعی مفہوم کے مطابق اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔موجودہ اسلامی بینکاری مکمل طور پر شرعی اصولوں سے ہم آہنگ نہیں ہے اس لیے اسے اسلامی قرار دینا درست نہیں البتہ مروجہ اسلامی بینکاری حیلہ سازی کی منظّم واردات ہے جس کے باعث مالی معاملات کے حوالے سے عوام الناس میں پایا جانے والا احساس گناہ بھی ختم ہورہا ہے۔

امورشریعت اسلامی

اسلامی بنکاری یا اسلامی بینکاری ایسا بنکاری نظام جس میں تمام امورشریعت اسلامی کے مطابق انجام پزیر ہوں اور اسلامی معیشت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہو۔اسلامی بنکاری نظام میں بنک میں امانت رکھنے یا قرض لینے کی صورت میں جو منافع کا لین دین ہوتا ہے اسے ربا اور سود سمجھا جاتا ہے، معاشی سرگرمی کا اکثر حصہ مشارکت اور مضاربت کے اصول کے تحت انجام پاتا ہے اور مرابحہ کو بدرجہ؟ مجبوری اختیار کیا گیا ہے۔تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ دور کے اکثر اسلامی بنکوں میں مرابحہ کا نظام زیادہ رائج ہوا ہے۔بیسویں صدی میں ستر کی دہائی کے اوائل میں سب سے پہلا اسلامی بنک دبئی میں قائم ہوا۔پھر کئی اسلامی بنک وجود میں آئے، جن میں فیصل اسلامی بنک، دبئی اسلامی بنک اور میزان اسلامی بنک انتہائی شہرت کے حامل ہیں۔2009ء میں اسلامی فائنس کے تحت مجموعی اثاثوں کی مالیت 900 ارب ڈالر تھی۔اس میں اتنی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے کہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 2020ء تک یہ مالت 5000 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی۔اسلامی بینکنگ بیسل III کے قواعد (rules III Basel) کے تحت کی جاتی ہے[1] جو بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹ بناتا ہے۔

اسلامی بنکوں کی شرح

ملک میں رائج اسلامی بینکاری بھی عام بنکوں کی طرح نقصان کے خدشہ سے پاک نظام کے تحت چل رہی ہے۔اسلام میں ایسے تجارتی معاملات کی اجازت نہیں دیتا جس میں صرف منافع ہی منافع ہو۔اسلامی بینکوں میں رائج اجارہ اور مشارکہ سے بینکوں کا مقصد حقیقی اجارہ یا شراکت نہیں ہوتی بلکہ محض سرمائے کے لین دین کے ذریعے فائدہ کا حصول ان کا بنیادی مقصد ہوتا ہے اور یہ شرعی نقطۂ نگاہ سے ہرگز جائز نہیں ہے۔جبکہ اسلامی بینکوں میں مرابحہ اور اجارہ میں منافع کا تعین کا ئبور اور لائبور کے مطابق کیا جاتا ہے۔جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر شرح سود کے پیمانے کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں

تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ اسلامی بینک عام بینکوں کی طرح ہے ان کی بینکاری اسلامی معیشت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے اسلامی بینکوں میں کا ئبور اور لائبور کے شرح سود کو معیار کے طور پر سامنے رکھ کر منافع یا کرایہ کا تعین کیا جاتا ہے۔جس سے اسلامی بینکاری میں کافی شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔جبکہ شریعت اسلامیہ ہمیں شبہات سے بچنے کی ترغیب دلاتی ہے۔اسلامی بینکاری کے حوالے سے کام کرنے والے عرب اسلامی بینکار ماہرین اقتصادیات بھی مروجہ اسلامی بنیکاری کے سودی ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں۔لیکن اب تک ہمارے ملک میں اسے سود پاک بینکاری کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔جبکہ اسلام ہمیں ایسے امور کو ترک کرنے کا کہتا ہے جس میں شبہات پائے جاتے ہوں۔تاہم یہ بات قابل حیرت ہے کہ تا حال ان شبہات کو دور کئے بغیر اب تک اسلام کا نام لے کر بینکاری کی جارہی ہے۔

قرضوں کالاءعمل۔

قرضے کی ادائیگی پر جرمانہ بھی شرع اعتبار سے جائز نہیں ہے۔اللہ تعالی نے ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے منع فرمایا ہے۔اسی لیے قرآن وحدیث میں ادائیگی یہاں تاخیر پر جرمانے کا کوئی تصور نہیں ملتا۔دنیا بھر کے علماءاور مجتہدین اس بات پر متفق ہیں۔اسی دلیل کی روشنی میں کسی بھی ایسے معاہدے میں شامل ہونا جائز نہیں جس میں تاخیر پر جرمانہ لگایا جائے۔ محض اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے کوئی بھی بینک اسلامی نہیں ہو جاتا بلکہ لین دین اور تجارت سے متعلق اسلامی اصطلاحات کوان کے شرعی مفہوم کے مطابق اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔موجودہ اسلامی بینکاری مکمل طور پر شرعی اصولوں سے ہم آہنگ نہیں ہے اس لیے اسے اسلامی قرار دینا درست نہیں البتہ مروجہ اسلامی بینکاری حیلہ سازی کی منظّم واردات ہے جس کے باعث مالی معاملات کے حوالے سے عوام الناس میں پایا جانے والا احساس گناہ بھی ختم ہورہا ہے۔

منصفانہ تقسیم دولت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

یہ طریقِ کار منصفانہ تقسیم دولت میں بہت معاون ثابت ہوسکتا ہے، کیونکہ بحالات موجودہ جب کوئی سرمایہ دار بینک سے قرض لے کر لاکھوں کا کاروبار کرتا ہے تو اس کاروبار کا بیشتر نفع سرمایہ داری کے پاس مرکز ہوکر رہ جاتا ہے۔ بنک کو جو سود ملتا ہے وہ سرمایہ دار کے مجموعی منافع کے مقابلے میں بہت کم ہوتا ہے لیکن مذکورہ صورت میں بینک چونکہ کاروبار میں براہِ راست شریک ہوگا، اس لئے کاروبار کے منافع کا کوئی حصہ بینک میں آئیگا اسی طرح موجودہ نظام میں کھاتہ داروں کو سُود کی جو رقم ملتی ہے وہ اس منافع کے مقابلے میں بہت معمولی ہوتی ہے جو سرمایہ دار نے ان کی رقموں سے حاصل کیا۔اس کے برعکس مذکورہ صورت میں کھاتہ دار براہ راست کاروبار میں شریک ہونے کی بناء پر زیادہ مقدار میں نفع کے مستحق ہوں گے، اور اس طرح دولت چند ہاتھ میں سمٹنے کے بجائے زیادہ وسیع دائرے میں گردش کرے گی۔

البتہ بلاسود بینکاری مین جو عملی پیچیدگی عام طور سے بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کھاتہ داروں یا بینک کو نفع کی سو فیصد ضمانت نہیں ہوسکتی بلکہ جن کاروباری افراد نے قرض لیا ہے اگر ان کو خسارہ ہو جائے تو بنک اور کھاتہ داروں کو نفع کے ساتھ خسارہ بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن حقیقتاً یہ کوئی ایسی پیچیدگی نہیں ہے جسے بنکاری کے ماہرین حل نہ کرسکیں اور جس کی وجہ سے بلاسود بینکاری کے پورے نظام ہی کو ناقابل عمل قرار دے دیا جائے۔ اول تو آجکل بڑے پیمانے کی تجارتوں میں نفع کے امکانات زیادہ اور نقصان کا احتمال بہت کم ہوتا ہے، اور بینک جب کسی کاروباری فریق سے معاملہ کرے گا تو وہ اس کے مالی حالات اس کے استحکام، دیانت اور کارکردگی کا اچھی طرح اطمینان کرکے ہی اس کو رقم دے گا، آجکل بھی بینک کسی کو قرض دیتے وقت اس کی معاشی پوزیشن کا جائزہ لیتا ہے اُس وقت اسے نسبتاً زیادہ اہتمام اور دقتِ نظر سے جائزہ لینا ہوگا جس کے تفصیلی طریقے ماہرین طے کرسکتے ہیں۔ البتہ اگر وہ واقعتاً کسی کاروباری حادثے کی بناء پر کوئی نقصان ہوہی جائے تو اس کے لئے تمام بینک مل کر ایک ایسا امدادِ باہمی فنڈ (FUNDMUTUAL) قائم کرسکتے ہیں جو سود اور قمار سے خالی ہو، اور جس کے ذریعے حتی الامکان بینک اور کھاتہ داروں کے نقصان کی تلافی کی جاسکے۔ اس باہمی فنڈ کی تفصیلات بھی فنی ماہرین طے کرسکتے ہیں۔

جائز اجرت کے مواقع۔

پھر بنکاری کے موجودہ نظام میں بینک کے سارے کے کام سود پر مشتمل نہیں ہوتے بلکہ وہ بہت سے خدمات پر جائز اجرت بھی وصول کرتا ہے، مثلاً مقفل صندوقوں (LOCKERS) کا کرایہ، سفری چیک کا اجراء، بینک ڈرافٹ اور لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنا، تجارتی اموال کو بلٹی کے ذریعے منگوانا، بیع وشراء کی دلّالی کرنا وغیرہ یہ سارے کام بلاسود بینکاری میں بدستور اجرت کی بنیاد پر جاری رہیں گے۔ یہ ہیں نہایت اجمالی طور پر بلاسود بینکاری کی بنیادیں، یہ بات تو ظاہر ہے کہ اب تک چونکہ اس قسم کی بینکاری کا کوئی موثر عملی تجربہ نہیں ہوا اس لئے اس کی عملی تفصیلات اور اس کے تمام جزوی پہلوؤں پر سنجیدگی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے جس میں بینکاری کے ماہرین اور علمائے دین کا باہمی تعاون درکار ہے، اور اس کے باوجود جزوی طور پر اس نظام کو مختلف تجربات سے گزرنا پڑے گا لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ موجودہ نظام بینکاری ایک دن میں بنکر کھڑا نہیں ہوگیا بلکہ صدیوں کے تجربات اور ردوبدل کے بعد وہ موجودہ مقام تک پہنچا ہے۔

سوال نمبر3 مرکزی بنک کی تعریف کریں اور اس کے افادیت واہمیت بیان کریں۔

جواب: مرکزی بنک کی تعریف: مرکزی بنک کسی ملک کا با اختیار ادارہ ہوتا جو ملک کے زری استحکام اور تحفظ کا ضامن ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ملک کے تمام بنکوں کی سربراہی کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔ یوں اسے ملک کے نظام زر کو کنٹرول کرنے کی اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔ معروف مصنف ڈی کاک (DeCock) اپنی تصنیف ''مرکزی بنک'' میں مرکزی بنک کے تفویض شدہ کام کی وضاحت ان الفاظ میں کرتا ہے:

''مرکزی بنک کسی ملک کی بنکاری اور زری نظام کا بحثیت سربراہ ملک وقوم کے معاشی مفادات کے پیش نظر درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(الف) یہ ملکی کرنسی پر کنٹرول کرتا ہے۔ اس مقصد کیلئے اسے کلی یا جزوی طور پر نوٹوں کے اجراء کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

(ب) یہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام اور نگرانی کرتا ہے۔

(ج) حکومت کیلئے بنکاری اور ایجنسی کی خدمات مہیا کرتا ہے۔

(د) حکومت کی مجوزہ زری پالیسی پر عمل درآمد کرنے کیلئے زر اعتبار پر کنٹرول کرتا ہے۔

(ہ) عام تجارتی بنکوں کا زرنقد اپنی تحویل میں رکھتا ہے۔ بوقت ضرورت ان کو قرضے کی سہولت بہم پہنچا کر انہیں اپنی مالی ساکھ کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

چنانچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں فیڈرل رزروسسٹم (Federal Reserve System) انگلستان میں بنک آف انگلینڈ، پاکستان میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان، فرانس میں بنک آف فرانس، ہندوستان میں ریزرو بنک آف انڈیا۔ یہ تمام مرکزی بنک کی حیثیت سے متذکرہ بالا فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک عام تجارتی بنک اور مرکزی بنک میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ مؤخر الذکر اپنی ہر سرگرمی کیلئے ملک وقوم کے مفاد کی خاطر ملک کے زری اور معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے رہنما اصول پیش نظر رکھتا ہے۔ اس لیے وہ مفاد عامہ کو اولیت دیتا ہے اور منافع کمانے کا مقصد اس کے نزدیک ثانوی حیثیت رکھتا ہے جبکہ اول الذکر کا مقصد منافع کمانا ہوتا ہے۔ ان دونوں میں دوسرا بنیادی فرق یہ ہے کہ مرکزی بنک عام لوگوں کو بنکاری کی سہولت مہیا نہیں کرتا۔ یعنی ان کی امانتیں اپنے پاس ہے اور انہیں قرضوں کی سہولتیں بہم پہنچاتا ہے جبکہ تجارتی بنکوں کا بنیادی فرض عام لوگوں کو بنکاری کی خدمات مہیا کرنا ہوتا ہے۔ تجارتی بنک کے

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس پی ایچ ڈی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اشقاقی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کاروبار کی ترقی کا راز عام لوگوں کو بنکاری کی خدمات مہیا کرنے میں مضمر ہوتا ہے۔

مرکزی بنک کا ترقیاتی کردار: ہمارے مرکزی بنک نے 1948ء سے لے کر اب تک نہ صرف اپنے روائتی فرائض انجام دیئے ہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ ترقیاتی کردار ادا کیا ہے۔ مرکزی بنک کے ترقیاتی امور کا ذیل میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔

1۔ ابتدائی دشواریوں کا خاتمہ: قیام پاکستان کے وقت ملک میں بنکاری کا نظام موجود نہیں تھا۔ چنانچہ نئے ملک پاکستان میں بنکاری کا نظام قائم کرنے کیلئے سٹیٹ بنک نے بہت اہم کردار انجام دیا۔ اس بنک نے کرنسی کا آزادانہ نظام وضع کیا اسٹیٹ بنک نے سٹاک ایکسچینج کی تشکیل میں بھرپور مدد دی۔

2۔ زراعت کیلئے قرضوں کا اجراء: زراعت جیسے اہم شعبہ کو قرضے فراہم کرنے کیلئے سٹیٹ بنک نے 1960ء میں زرعی ترقیاتی بنک کے قیام میں مدد دی اور 1974ء کے بعد قومیائے گئے تمام تجارتی بنکوں کو اس بات کا پابند بنایا کہ وہ زراعت کے شعبہ کیلئے بھی قرضے فراہم کریں۔

3۔ مالی اداروں کا قیام: سٹیٹ بنک نے تجارتی بنکوں کے قیام کے ساتھ ساتھ صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے خصوصی مالی ادارے قائم کئے۔ ان اداروں میں سرمایہ کاری کارپوریشن آف پاکستان، زرعی ترقیاتی بنک، صنعتی ترقیاتی بنک، تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن، قومی ترقیاتی مالی کارپوریشن وغیرہ شامل ہیں۔

4۔ بچت کیلئے پبلسٹی: ملک میں بچتوں کی شرح سرمایہ کاری کے مقابلہ میں بہت کم ہے، اس لیے بچت کے فروغ کیلئے سٹیٹ بنک وقتاً فوقتاً پبلسٹی، سیمیناروں اور مذاکروں کی عادت متاثر ہوئی ہے۔ 1960ء میں پاکستان میں شرح بچت 5% تھی جو اب 7% ہو گئی ہے۔

5۔ مالی منڈی کا قیام: سرمایہ کی فراہمی اور استعمال کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کیلئے اہم معاملات مانے جاتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے سٹیٹ بنک نے سٹاک ایکسچینج قائم کیا۔ ایسا ایک ایکسچینج کراچی میں 1949ء میں قائم کیا گیا اور دوسرا 1971ء میں لاہور میں قائم ہوا۔ ان مالی منڈیوں میں حصص کا کاروبار ہوتا ہے۔

6۔ افراطِ زر پر قابو پانا: کئی ایسی وجوہات ہیں کہ جن کی بناء پر ملک میں قیمتوں کی سطح بلند ہوتی رہتی ہے۔ کوئی دور ایسا نہیں رہا کہ جب افراطِ زر پیدا نہ ہوا ہو۔ افراطِ زر کے باعث لوگوں کی قوتِ خرید کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ سٹیٹ بنک نے کئی ایسی مختلف سکیمیں بنائیں جن کی مدد سے بڑھتی ہوئی قیمتوں کا فیصد یا تو کم ہو گیا یا رک گیا۔ افراط زر پر قابو پانے سے معاشی استحکام حاصل ہوا۔

7۔ تربیت کا نظام: قیام پاکستان کے فوراً بعد تجارتی بنکوں کی شاخیں تو قائم ہوتی گئیں مگر ان کیلئے ضروری عملہ بہت کم تھا۔ عملہ کی کمی دور کرنے کی ذمہ داری سٹیٹ بنک نے قبول کی۔ سٹیٹ بنک نے تجارتی بنکوں کیلئے افراد بھرتی کئے اور ان کو تربیت دے کر اس قابل بنایا کہ وہ بنکوں کا کام آسانی سے انجام دے سکیں۔

8۔ زر اعتبار کو وسعت دینا: کاروباری حلقوں اور سرمایہ کاری کرنے والے افراد کو قرضے کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ یہ قرضے تجارتی بنک فراہم کرتے ہیں۔ تجارتی بنک اپنی امانتوں سے زر اعتبار تخلیق کرتے ہیں جو حقیقی زر سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ جتنا زر اعتبار میں پھیلاؤ پیدا ہوتا ہے اتنا ہی ملک کو ترقی دینا آسان ہو جاتا ہے۔ سٹیٹ بنک نے زر اعتبار کے پھیلاؤ میں مدد دی اور قابل اعتماد نظام بنکاری تشکیل دیا۔

9۔ قرضوں کے ارتکاز کی روک تھام: سٹیٹ بنک نے ایک ترقیاتی کام یہ بھی انجام دیا کہ قرضوں کے ارتکاز کی روک تھام میں مدد دی۔ اسی مقصد کیلئے چھوٹے کاروبار کی مالی کارپوریشن قائم کی۔ اس کے علاوہ بنکوں اور مالی اداروں کے ارباب اختیار کو اپنے اداروں سے قرضے لینے کی حد مقرر کر دی۔ قرضوں کو محض تجارت کے شعبہ میں خرچ ہو جانے کی بجائے اس بات کا انتظام کیا کہ صنعت، زراعت، ملازمت سے وابستہ افراد کو بھی قرضوں کی سہولت حاصل ہو۔

10۔ برآمدات کے فروغ کی مالی سکیمیں: برآمدات سے زر مبادلہ حاصل کرنا پاکستان کیلئے بہت اہمیت رکھتا ہے زر مبادلہ کی ضرورت آئے دن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی ضرورت کیلئے برآمدات کا فروغ ضروری ہے۔ برآمدات میں اضافے کیلئے سٹیٹ بنک نے دو خصوصی سکیمیں تشکیل دی۔ ان کے نام یہ ہیں ایکسپورٹ فنانس سکیم اور ری فنانس سکیم۔ ان سکیموں کے تحت مرکزی بنک تجارتی بنکوں کی وساطت سے برآمد کنندگان خصوصی طور پر کم شرح سے قرضے جاری کرتا ہیکم شرح اس لیے نافذ کی گئی ہے کہ برآمدات کے خرچ اور قیمتوں میں کمی آئے تاکہ بیرونی ممالک میں ہم اپنی اشیاء آسانی کے ساتھ فروخت کر سکیں۔ برآمدات کو عملاً بڑھانے میں ان دونوں سکیموں نے اہم کردار ادا کیا جس کے متعلق مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے:

i۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان، پاکستان کا مرکزی بنک ہے اس لیے یہ ایسے تمام فرائض انجام دیتا ہے جو کوئی بھی مرکزی بنک ادا کر سکتا ہے۔ یہ روائتی فرائض کہلاتے ہیں۔

ii۔ روائتی فرائض کے علاوہ سٹیٹ نے جو خصوصی فرائض انجام دیئے ہیں۔ انہیں ترقیاتی امور کہا جاتا ہے۔ سٹیٹ بنک کئی ترقیاتی فرائض بھی ادا کر رہا ہے۔

iii۔ سٹیٹ بنک نے یہ ترقیاتی فرائض انجام دیئے:

(الف) اس بنک نے قیام پاکستان کے وقت نظام بنکاری کی مشکلات کو دور کیا۔

(ب) اس نے مالی منڈی کے قیام میں مدد دی۔ (ج) زراعت کیلئے قرضوں کا انتظام کیا۔

(د) بچت کو بڑھانے کیلئے ملک میں پبلسٹی مہم جاری کی۔ (ر) قرضوں کے ارتکاز کو روکا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹ مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

iv۔ سٹیٹ بنک نے چنداور ترقیاتی فرائض بھی انجام دیئے مثلاً افراطِ زر پر قابو پانا، تربیت کا انتظام کرنا، زراعتبار کے پھیلاؤ میں مدد دینا، قرضوں کے ارتکاز کو روکنا۔

v۔ سٹیٹ بنک نے ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں ایک اہم کام یہ بھی انجام دیا کہ برآمدات بڑھانے کیلئے دو سکیمیں ایکسپورٹ فنانس سکیم کے نام سے شروع کیں۔ان سکیموں کو عملاً بہت کامیابی حاصل ہوئی۔

سوال نمبر 4ای بنکنگ کی تعریف کریں نیز آٹو میٹیڈ ٹیلر مشین (اے ٹی ایم) کے فوائد نیز یہ کس طرح کام کرتی ہے کی وضاحت کریں۔

جواب۔ ای بینکنگ جسے آن لائن بینکنگ بھی کہا جاتا ہے کے ذریعے لوگ اپنے بینک اکاؤنٹ کو خود اپنی مرضی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے چاہیں اور جب چاہیں انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے رقم کی منتقلی، اکاؤنٹ بیلنس چیکنگ، بینک اسٹیٹمنٹ، چیک کی تفصیلات، پہلے کی ٹرانزیکشن، لون اسٹیٹمنٹ، لون کی ادائیگی، بل کی ادائیگی اور بہت سے دیگر عوامل گھر بیٹھے سرانجام دیے جاسکتے ہیں بینکنگ کے اسی طریقہ کار کو ای بینکنگ یا آن لائن بینکنگ کہا جاتا ہے۔

e Banking کا دائرہ کار۔

انٹرنیٹ ہماری روزانہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بنتا جارہا ہے اور اس نے انسانی زندگی کو بہت ساری سہولیات فراہم کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں انٹر نیٹ کا استعمال وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔کاروباری و عام افراد کے لیے رقوم کی منتقلی اور ادائیگی ایک بہت بڑا مسئلہ تھی لوگوں کو بینکوں کے چکر لگانے پڑتے تھے لائن میں لگ کے گھنٹوں انتظار اور بعض دفعہ بینک کے عملے سے تلخ کلامی اور لڑائی جھگڑوں کے مناظر اکثر دیکھنے کو ملتے تھے مگر اب انٹرنیٹ کی بدولت یہ تمام مسائل حل ہو گئے ہیں۔ای بینکنگ جسے آن لائن بینکنگ بھی کہا جاتا ہے کے ذریعے لوگ اپنے بینک اکاؤنٹ کو خود اپنی مرضی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے چاہیں اور جب چاہیں انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے رقم کی منتقلی، اکاؤنٹ بیلنس چیکنگ، بینک اسٹیٹمنٹ، چیک کی تفصیلات، پہلے کی ٹرانزیکشن، لون اسٹیٹمنٹ، لون کی ادائیگی، بل کی ادائیگی اور بہت سے دیگر عوامل گھر بیٹھے سرانجام دیے جاسکتے ہیں بینکنگ کے اسی طریقہ کار کو ای بینکنگ یا آن لائن بینکنگ کہا جاتا ہے۔

حکومت اور اس کے اداروں کی جانب سے بھی آن لائن سسٹم کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔حال ہی میں پورے پاکستان میں نیشنل بینک آف (این بی پی) پاکستان کی 500 سے زائد شاخوں کو آن لائن کر دیا گیا ہے۔این بی پی کے آن لائن ہو جانے کی بدولت صارفین اب انٹر برانچ ٹرانزیکشن کے ذریعہ کسی بھی دوسری برانچ سے رقم جمع یا نکال سکتے ہیں۔ٹیکنولوجی کے اعتبار سے ملک کا سب سے ترقی یافتہ بینک بنانے کے لیے این بی پی نے حال ہی میں متعدد آئی ٹی پروجیکٹس کا آغاز کیا ہے۔اِس وقت بھی کور بینکنگ سسٹم کے نام سے ایک پروجیکٹ پر عمل ہو رہا ہے جو پاکستان میں آئی ٹی کے بڑے پروجیکٹس میں سے ایک ہے اور جس میں بینکنگ کے تمام فنکشنز شامل ہیں۔سرکاری بنکس کے علاوہ غیر سرکاری بنکس جیسے سمٹ، فیصل بنک، اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بنک بھی آن لائن بینکنگ فراہم کر رہے ہیں۔

سرکاری ادارے واسا نے پانی کے بلوں کی ادائیگی کیلئے آن لائن بینکنگ سسٹم شروع کر دیا ہے۔آن لائن بینکنگ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے صارفین انٹرنیٹ کے ذریعے گھر بیٹھے بیٹھے بل ادا کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ متعدد سرکاری وغیر سرکاری ادارے آن لائن بلنگ و بینکنگ کا افتتاح کر چکے ہیں۔

انٹرنیٹ بینکنگ آہستہ آہستہ سہولت سے زیادہ ضرورت کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ جہاں کئی فوری سہولیات انٹرنیٹ بینکنگ سے پہلے ناممکنات میں شمار کی جاتی تھیں اب ایک عام سی بات بن کر رہ گئی ہیں۔ ہر چیز کے کچھ فوائد اور نقصانات ہوتے ہیں، انٹرنیٹ بینکنگ کے بھی فوائد کے ساتھ نقصانات ہیں تاہم ان نقصانات سے تھوڑی سی احتیاط کے ساتھ بچا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ بینکنگ جہاں انسانوں کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے وہیں اس کے منفی پہلو بھی ہیں اور جس کی وجہ سے کبھی کبھی بڑے نقصانات کا سامنا بھی ہوتا ہے۔ وہیں کچھ ایسے خطرات بھی روز مرہ بینکنگ کا حصہ بن گئے ہیں جو انٹرنیٹ بینکنگ سے پہلے نہیں تھے۔انٹرنیٹ

دنیا کی طرح پاکستان میں بھی جہاں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے وہیں سائبر کرائم کی وارداتوں میں بھی ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ایف آئی اے سائبر کرائم یونٹ کے ذرائع کے مطابق پاکستان میں گزشتہ چار برسوں کے دوران سائبر کرائم کی وارداتوں میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔انٹرنیٹ کے علاوہ موبائل فون، اے ٹی ایم و کریڈٹ کارڈ، آن لائن بینکنگ بھی نت نئے پیکجز کے ساتھ متعارف کروائے جا رہے ہیں جس سے شہریوں کے ساتھ ہونے والے سائبر کرائم کی وارداتوں میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ پوری دنیا میں اس وقت سائبر کرائم کے ملزمان نت نئے انداز و طریقوں سے شہریوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جبکہ اب دیگر اقسام کی وارداتوں کے مقابلے میں ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔پاکستان میں سائبر کرائم مختلف صورتوں میں ہو رہے ہیں جن میں سائبر فورنوگرافی (فحش مواد کی فراہمی)، ای میل اور ویب سائٹ کی ہیکنگ، انٹلیکچول پراپرٹی کرائمز، وائرس اور ٹروجین کے حملے، کمپیوٹر کے ذریعے منی لانڈرنگ، پاس ورڈ چوری کرنا اور آن لائن بینکنگ میں دھوکہ دہی (یعنی اے ٹی ایم یا کریڈٹ کارڈز کو غلط طریقے سے استعمال کرنا)، الیکٹرونک فارمز سے ڈیٹا یا معلومات چوری کرنا اور دیگر شامل ہیں۔ایف آئی اے کے ذرائع کے مطابق چند ماہ کے دوران ایوان صدر، سپریم کورٹ آف پاکستان سمیت 40 سرکاری اور غیر سرکاری پاکستانی ویب

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سائٹیں بھی ہیک کی گئیں۔

ہمیشہ بینک کی ویب سائٹ تک اپنے محفوظ شدہ بک مارک یا براہ راست ٹائپنگ کے ذریعے رسائی حاصل کریں۔ ای میل، ایس ایم ایس یا دوسری ڈیجیٹل دستاویزات میں موجود لنکس چاہے بظاہر محفوظ نظر آتے ہوں استعمال کرنے سے گریز کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ جو لنک ای میل یا ایس ایم ایس میں ظاہر ہو رہا ہو اصل ربط بھی آپ کو اسی ویب سائٹ پر لے کر جائے۔ جعلی ای میلز غیر قانونی ذرائع سے آپ کے اکاونٹ تک رسائی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اپنا آئی ڈی اور پاس ورڈ استعمال کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کرلیں کہ بنک ویب سائٹ مناسب طریقے سے سیکیور کی گئی ہے اور توثیق سیکیورٹی سرٹیفیکٹ بھی موجود ہے۔ جدید ویب براوزرز آپ کے لیے ان تمام چیزوں کو بڑی حد تک یقینی بناتے ہیں چنانچہ حساس ڈیٹا تک رسائی حاصل کرتے ہوئے اپنے براوزر پر اعتماد کریں اور اس کے مختلف اشاروں پر نظر رکھیں اور ان کی مکمل معلومات رکھیں۔ محفوظ ویب سائٹس کئی طرح سپر کھی جاسکتی ہیں۔ آپ براوزر کے اسٹیس بار میں انتہائی دائیں جانب ایک تالے کے نشان پر ڈبل کلک کرکے سرٹیفیکٹ چیک کرسکتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ تمام نئے براوزر سرٹیکفیٹ کو خود کار طریقے سے پرکھ کر یو آر ایل بار کے بائیں جانب سبز، پیلا، نیلا یا سرخ رنگ کا نشان بنادیتے ہیں۔ سرخ رنگ نمایاں ہونے کی صورت میں براوزویسے بھی آپ کو انتباہ کرے گا اور فوری طور پر آپ کو اس ویب سائٹ کو بند کردینا چاہیے۔ پیلا اور نیلا رنگ ایک درست سرٹیفیکٹ کی نشاندہی کرتا ہے اور سبز رنگ بینک یا ادارے کے ایکسٹینڈ ڈ ویلیڈیشن سرٹیفکیٹ کی نشاندہی کرتا ہے جو کم از کم اب بینکوں کو استعمال کرنی چاہیے۔ اپنا آئی ڈی، پاس ورڈ اور کارڈز ہمیشہ محفوظ رکھیں اور قریبی رشتہ داروں کو بھی ایڈیشنل کارڈ یا ایڈیشنل اکاونٹ کے ذریعے محدود رسائی فراہم کریں۔ کسی بھی پبلک کمپیوٹر جیسے سائبر کیفے، پبلک ہوٹ اسپوٹ یعنی کافی شوپ، شوپنگ مال اور ائیر پورٹ پر بینک اکاونٹ استعمال کرنے سے گریز کریں کیونکہ کی بورڈ لوگنگ اور ہوٹ اسپوٹ مانیٹرنگ ٹولز کے ذریعے آپ کے اکاونٹ کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ غیر محفوظ یا غیر مقبول ویب سائٹس سے خریداری کرتے ہوئے اپنا ڈیبٹ یا کریڈٹ کارڈ استعمال نہ کریں۔ ایسی ویب سائٹس پر خریداری کرنے کے لیے پے گیٹ وے جیسے پے پال، گوگل چیک آوٹ یا ورچوئل کارڈ استعمال کریں۔

اکثر بینک خودکار ای میل اور ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کرتے ہیں جو کسی خاص حد سے بڑی ٹرانزیکشن یا کسی دوسری غیر معمولی صورت حال میں آپ کو فوری اطلاع دیتے ہیں ہر ممکن کوشش کریں کہ آپ اس سہولت کا مناسب استعمال کررہے ہیں تا کہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال کی بروقت اطلاع مل سکے۔ اجنبی لوگوں سے روابط کم سے کم رکھیں خاص طور پر غیر معقول شناخت استعمال کرنے والے سائبر جرائم پیشہ افراد آپ کو یا آپ کی شہرت کو بڑا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

حکومت کی جانب سے سائبر کرائمز کی وارداتوں پر قابو پانے کے لیے قائم کیا گیا ادارہ ''نیشنل رسپانس سنٹر فار سائبر کرائمز'' (جسے مختصراً این آر تھری سی کہا جاتا ہے) بھی اپنے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں کرسکا ہے جس کی بنیادی وجوہات میں شہریوں کے اس ادارے کے بارے اور سائبر کرائم کے بارے میں شعور کا نہ ہونا ہے۔

ایف آئی اے سائبر کرائم یونٹ سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق 2007ء میں یونٹ کو سائبر کرائم کی وارداتوں کے حوالے سے ملنے والی شکایات کی تعداد 62 اور 2008ء میں 287 تھی جبکہ 2009ء میں یہ تعداد کم ہوگئی تھی مگر 2010ء میں یونٹ کے پاس موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد 312 تھی۔ یونٹ کے ایک سینئر اہلکار کے مطابق ایف آئی اے کرائم سیل کے پاس رجسٹرڈ ہونے والے شکایتیں ملک بھر میں ہونے والی سائبر کرائم کی وارداتوں کی اصل تعداد کے 10 فیصد سے بھی کم ہے جس کی وجہ شہریوں میں سائبر کرائم کے قانون اور ادارے کے حوالے سے شعور و آگہی کی کمی ہے جس کے سبب 90 فیصد سے زائد سائبر کرائم کی وارداتیں رپورٹ نہیں ہوتیں۔ پاکستان میں سائبر کرائم کو روکنے کے لئے قانون بنانے اور ان پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر 5۔ چیک اور ہنڈی کی تعریف کریں اور ان کی خصوصیات اور فوائد بیان کریں۔

جواب۔

: بنک نہ صرف اپنے گاہکوں کے مقامی اور غیر مقامی چیک اور بنک ڈرافٹ کی رقم وصول کرکے ان کے اکاؤنٹ میں جمع کراتا ہے بلکہ ان کی مقامی اور غیر مقامی ہنڈیوں کی رقم وصول کرنے کیلئے بھی اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ بنک قانونی طور پر اس بات کا پابند نہیں کہ وہ اپنے گاہکوں کی ہنڈیوں کی رقم وصول کرے۔ بنک اپنے گاہکوں کی تعداد میں اضافہ کرنے، پرانے گاہکوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کیلئے یہ فرض سرانجام دیتا ہے۔

اگر گاہک نے ہنڈی قبولیت سے قبل بنک میں جمع کرادی ہو تو بنک کو تحویل پذیر آلات کے ایکٹ مجریہ 1881ء کی شق نمبر 61 کے تحت ہنڈی مرتب الیہ کو فوری طور پر قبول کرنے کیلئے پیش کرنی چاہیے۔ بنک کو ایسی ہنڈی مرتب الیہ کو فوری طور پر قبول کرنے کیلئے پیش کرنی چاہیے کیونکہ ہنڈی جتنی جلدی قبول ہوگی اس کی رقم اتنی ہی جلدی وصول ہوگی اگر بنک ہنڈی قبولیت کیلئے جلدی پیش نہ کرسکے اور گاہک کو نقصان پہنچے تو بنک ایسے نقصان کی تلافی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر ہنڈی مقامی ہو تو جس دن بنک ہنڈی وصول کرے اسی دن یا اس سے اگلے دن مرتب الیہ کو قبولیت کیلئے پیش کرے اگر ہنڈی غیر مقامی ہو تو پھر بھی بنک کو فوری طور پر اس کی قبولیت کا بندوبست کرنا چاہیے۔

اگر ہنڈی کی قبولیت حاصل کرلی گئی ہو تو پھر تحویل پذیر آلات کے ایکٹ کی شق نمبر 64 کے تحت بنک کو ہنڈی مرتب الیہ کو تاریخ ادائیگی پر ادائیگی کیلئے پیش کرنی چاہیے۔ اگر ہنڈی کی رقم وصول ہوجائے تو یہ گاہک کے اکاؤنٹ میں جمع کردینی چاہیے اور گاہک کو اس سے مطلع کردینا چاہیے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0345-5504551 Download free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اگر ہنڈی مسترد ہو جائے تو بنک عموماً ملکی ہنڈی کی تصدیق انکار واحتجاج نہیں کراتا لیکن اگر گاہک بنک ہنڈی کی تصدیق انکار واحتجاج کرانے کی ہدایتکرے تو پھر بنک ایسا کرنے کا پابند ہوگا غیر ملکی ہنڈی کی صورت میں گاہک بنک کو ہدایت دے یا نہ دے بنک ہنڈی کی تصدیق انکار واحتجاج کرانے کا پابند ہوتا ہے۔جب ہنڈی عدم ادائیگی کی بناء پر مسترد ہو جائے تو بنک کو چاہیے کہ اسے فوری طور پر گاہک کو واپس کر دے اگر ہنڈی پر بنک نے بٹہ لگایا ہوتو مسترد ہونے کی صورت میں بنک گاہک کوادا کی ہوئی رقم اور اس پر سود ادا کرنے کو کہے گا۔

بنک جب ہنڈی کی رقم کی وصولی کیلئے حاصل کرے تو اسے اچھی طرح جانچ پڑتال کر لینی چاہیے کہ کیا جمع کنندہ اس کا صحیح مالک ہے یا نہیں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ جمع کنندہ اس کا صحیح مالک نہیں تو بنک کو ایسی ہنڈی وصولی کیلئے ہرگز قبول نہیں کرنی چاہیے۔

ہنڈی پر بٹہ لگا کر(Discounting a Bill of Exchange): بنک ضرورت مند افراد کو قرض کیلئے ان کی ہنڈیوں پر بٹہ بھی لگا تا ہے۔قرضہ دینے کا یہ طریقہ بنک کیلئے کافی نفع بخش ہے لیکن پاکستان میں تجارتی بنکوں نے اس قسم کے قرضے کو کافی حد تک نظر انداز کیا ہوا ہے۔ہنڈی پر بٹہ لگانے کے طریق کار کی وضاحت درج ذیل مثال سے کی جاسکتی ہے۔فرض کریں زید کو بکر سے ایک ہنڈی ایک ہزار روپے کی ملتی ہے جس کی رقم تین ماہ بعد واجب الادا ہے زید کو اگر رقم کی تین ماہ سے پہلے ضرورت پڑ جائے اور وہ ہنڈی کی تاریخ ادائیگی کا انتظار نہ کرسکتا ہو تو پھر وہ اس پر بنک سے بٹہ لگوائے گا۔ہنڈی پر بنک سے بٹہ لگوانے کا مطلب یہ ہے کہ بنک سے ہنڈی کی رقم تاریخ ادائیگی سے پہلے حاصل کرنی چاہیے۔بنک جب ہنڈی پر بٹہ لگاتا ہے تو اس عرصے کا سود ہنڈی کی رقم سے منہا کر لیتا ہے جتنے عرصے بعد اس کی رقم ادا ہونا ہو۔

چیک کی تعریف: مرتب کنندہ یا کھاتہ دار کی طرف سے بنک کے نام اس کے اپنے نام یا حامل کے نام رقم کی ادائیگی کا حکم نامہ ہوتا ہے۔یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ چیک غیر مشروط تحریری حکم نامہ ہوتا ہے جس میں بنکار کیلئے مطلوبہ رقم مرقومہ شخص کو ادا کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔مرتب کنندہ چیک کے تمام اندراجات احتیاط سے پر کرتا ہے تاکہ قبولیت کے مراحل طے کرنے میں کسی قسم کی خامی نہ وہ جائے اور نہ ہی اس میں جعلسازی کا راستہ ہو۔

چیک کے فوائد: چیک کے درج ذیل فوائد ہیں۔

1۔ چیک کے ذریعے ادائیگی اور وصولی میں سہولت ہوتی ہے۔نہ تو ادا کرنے والے کو اور نہ ہی وصول کرنے والے کو سکے اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ چیک جیسی تحریری دستاویز کے ذریعے رقم کی منتقلی عمل میں آجاتی ہے۔جس ملک میں لوگوں کا ایک دوسرے پر زیادہ اعتماد ہوتا ہے وہاں روزمرہ کا لین دین چیکوں کے ذریعے ہی عمل میں آتا ہے۔

2۔ چونکہ رقم کی ادائیگی بینک کے ذریعے ہوتی ہے۔لہذا بوقت ضرورت بینک اس شخص کے حق میں بطور گواہ پیش ہوسکتا ہے۔

3۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم منتقل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔رقم کے انتقال پر بینک جو کمیشن وصول کرتا ہے وہ ڈاکخانے کے کمیشن سے کہیں کم ہوتا ہے۔

4۔ چیک کی ادائیگی کے وقت وصول کنندہ سے کوئی رسید نہیں لی جاتی بلکہ پشتی پر اس کے دستخط کرا لینے ہی کافی ہوتے ہیں۔

5۔ رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا آسان طریقہ ہے۔

6۔ ادائیگی کا محفوظ ترین طریقہ ہے۔چوری یا گم ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا نیز وصول کنندہ چیک کے ذریعے رقم وصول کرکے منحرف نہیں ہوسکتا۔

7۔ چونکہ چیک بذریعہ لین دین آسانی سے وقوع پذیر ہوتا ہے اس لئے صنعت وتجارت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

8۔ چیک اعتبار زر کی تخلیق کا منظم ترین ذریعہ ہے۔اسی ذریعہ پر ہی منافع کمانے اور بینکاری کی ترقی کا انحصار ہے۔

چیک مسترد ہونے کی وجوہات:

ایسا چیک جس پر ادائیگی نہ کی جاسکے۔Voided Cheque کہلاتا ہے اس میں ادائیگی نہ کرنے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔اور وہ چیک بھی مخصوص قسم کے ہوتے ہیں۔جن پر ادائیگی نہیں ہوسکتی۔یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ چیک بنک کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ان میں درج ذیل قسم کے چیک شامل ہوسکتے ہیں۔

1) پھٹا ہوا چیک۔ (Multilated Cheque)

ایسے چیک پر بنک ادائیگی نہیں کرتا جو کٹا پھٹا ہوا اور اپنی اصلی حالت میں نہ ہو۔

2) گم شدہ چیک۔ (Lostor Mispladed Cheque)

اگر گم شدہ چیک کی اطلاع بنک کو کردی جائے تو بھی بنک ایسے چیک کی ادائیگی نہیں کرتا۔

3) جعلی چیک:۔ (Bogus Cheque)

ایسا چیک جو حساب دار نے خود جاری نہ کیا ہو بلکہ کسی اور نے اس کی چیک بک سے سادہ چیک پھاڑ کر پر کرلیا ہو۔جعلی چیک کہلاتا ہے۔اس پر ادائیگی نہیں ہوسکتی۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی/امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

4) **اکاؤنٹ میں مطلوبہ رقم کا نہ ہونا:** چیک کی ایک قسم یہ بھی ہوتی ہے کہ جس میں اگر حساب دار کسی کو کوئی چیک جاری کرے مگر اکاؤنٹ میں رقم نہ ہونے کے سبب ادائیگی نہ ہوسکتی ہو تو بھی بنک ایسے چیک پر ادائیگی نہیں کرتا۔

) **زائدالمعیادی چیک:** Voided Cheque چیک سے مراد ایسا چیک بھی ہوتا ہے۔ جس کی مقررہ معیاد گزر چکی ہو اور اس کے بعد بنک سے رجوع کیا جانا ضروری ہوجاتا ہے۔ یہ معیاد عام طور پر چیک جاری کرنے یا تاریخ ادائیگی سے چھ ماہ تک کی ہوتی ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔